



سرکاری رپورٹ

پندرہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۸ فروری ۱۹۹۹ء، برطانیق ۲۱ شوال ۱۴۱۹ھ، جمعہ بروز سوموار

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	دعائے مغفرت۔	۲
۶	حلف عہدہ۔	۳
۶	نئے منتخب رکن کو ایوان کے اراکین کا خراج تحسین۔	۴
۴۱	وقفہ سوالات۔	۵
۴۰	رخصت کی درخواستیں۔	۶
۴۱	زیرو آور۔	۷
۴۲	اسلامی نظریاتی کونسل کی فائنل رپورٹ پیش کی گئی۔	۸

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرہواں اجلاس مورخہ ۸ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۱ شوال ۱۴۱۹ھ بروج سوموار بوقت ۳ بج کر ۳۳ منٹ (سہ پہر) زیر صدارت میر عبدالجبار خان اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمستین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَوَلَمْ یَسِئُوْا فِی الْاَرْضِ فِیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِہِمۡ وَکَانُوْا اَشَدَّ مِنْہُمْ قُوَّةً وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لَیُعْجِزَہٗ
مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ
عَلِیْمًا قَدِیْرًا ؕ

صدق اللہ العظیم

ترجمہ : کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بولتے ہیں (وہ لوگ) ان سے بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گما گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز کر سکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اردو کے شاہ حسین وقات پاگئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب دعائے مغفرت کرائیں۔ (دعائے مغفرت کی گئی۔)

جناب اسپیکر: جناب چیف ایکشن کمشنر پاکستان کے نوٹیفکیشن نمبر F8(10)98 coordination 1 pb no 10 سے جناب عبدالحفیظ لونی کامیاب قرار دیئے گئے ہیں لہذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر پانچ دو کے تحت نو منتخب معزز رکن اسمبلی سردار عبدالحفیظ خان لونی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں۔ معزز رکن اسٹیج پر گئے اور اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ جناب اسپیکر نے ان سے حلف لیا ممبر موصوف نے رجسٹر پر دستخط بھی کیئے۔

جناب اسپیکر: میری معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ میں انکی توجہ چیف ایکشن کمشنر پاکستان کے مورخہ ۶ فروری ۱۹۹۹ء کے لیٹر کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جسکے تحت انہوں نے قرار دیا ہے کہ سردار فتح علی عمرانی رکن اسمبلی کے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت کرنے پر پابندی نہیں ہے اور معزز رکن اسوقت ایوان میں موجود ہیں جن کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر پارلیمانی روایات کے مطابق میں جناب حفیظ لونی صاحب کو دوبارہ ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ وہ بھرپور انداز سے اس ایوان کے تقدس اور وقار کے لئے کام کریں گے اور یہ بہت دلچسپ بات ہے جب بھی کوئی coalition چاہے سردار اختر مینگل نے جگہ خالی کی تو ثناء بلوچ اور حیدری صاحب کا ایکشن ہوا ایک اور یاد پڑتا ہے کہ بزن بزن جو نے جوشست خالی کی تو جمعیت کے ساتھی اور مد مقابل پی این پی کے تھے تو سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ انہی کے ممبر آئے اور ایک دفعہ مولانا سلام صاحب نے جوشست خالی کی تو مولانا امیر زمان صاحب نے مقابلہ کیا تو اسمبلیاں برخاست ہوگئی تو ہم کوشش کریں گے کہ مولانا امیر زمان صاحب مقابلہ میں نہ آئیں کیونکہ اسمبلیاں برخاست ہوتی ہیں تو جناب اسپیکر

روایت ہے جیسے الیکشن ہوتے ہیں تو الیکشن کے بعد یکجا ہو کر بہتری کے ساتھ صوبے کی خدمت کرنے اور آگے لے جانے کا پروگرام ہوتا ہے خدا کرے وہ کامیاب ہو وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے ہم ان کے ساتھ تعاون کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ جناب نوشیروانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر صاحب میں اپنے کو لیگ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں خصوصاً امیر زمان صاحب کو جنہوں نے اچھے انداز میں جمہوری انداز میں الیکشن کمپن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور بلوچستان کی جو روایت تھی اس کو زندہ رکھا اور جو کولیشن میں تھے انہوں نے رواداری اچھے انداز میں کیا اور جمہوری انداز میں امیدوار نے ووٹ لیا اور اسمبلی میں پہنچا جمعیت کا اپنا ایک رول ہوتا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ جمعیت نے سیٹ توجیت لیا۔ بہر کیف اسمبلی میں ہمارا محسن بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے دوست نے سابقہ روایت زندہ رکھی اور مزید کوشش کریں گے اس کو زندہ رکھنے کے لئے کیونکہ بلوچستان کی اپنی ایک روایت ہے اور رواج ہے اپنا ایک کچھ ہے شکریہ جناب۔

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر): میں سردار عبدالحفیظ لونی صاحب کو اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے پر اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی جمعیت کے سب دوستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں یہ بھی کہوں کہ جس ایریا سے وہ منتخب ہوئے ہیں شاید پہلی دفعہ وہاں پر انتخابات انتہائی جمہوری انداز میں ہوئے جہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا اور جمہوری انداز میں وہاں ووٹ ڈالے گئے اور یقینی طور پر ان کی یہ جیت جمہوری انداز کی ہے اور مجھے توقع ہے کہ وہ اپنی اس جیت کے نتیجے میں جمہوری انداز ہی سے ہمارے ساتھ پارلیمنٹ میں اس ہاؤس میں گورنمنٹ سے تعاون کریں گے۔ شکریہ۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتراں (وزیر): جناب اسپیکر صاحب میں سردار حفیظ لونی کو ان کی ضمنی انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں گو کہ اس کے مد مقابل ہمارے مسلم لیگ کا امیدوار تھا اور اس کے لئے ہم نے بھرپور کوشش کی لیکن میدان میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے اسی فلور کا

فائدہ اٹھاتے ہوئے مولانا امیر زمان صاحب نے اخبار میں بیان دیا تھا کہ جی یہ جھوٹے وعدے کرتے ہیں مسلم لیگی جھوٹے ہیں وہاں پرانا ڈنسمنٹ کی تھی بلکہ میں نے کی تھی ایک کروڑ روپے ترقیاتی اسکیموں کے سلسلے میں اور پچاس پوٹیں اس طریقے سے کچھ ہمارے گرلا اسکول تھے ایک دو مل اسکول تھے وہ ہمارا جھوٹا وعدہ نہیں تھا ہم اپنے وعدے پر آج بھی قائم ہیں اور انشاء اللہ وہ پورا ہوگا۔ وہاں سے ہمارے منتخب نمائندہ سردار یعقوب ناصر ایم۔ این۔ اے کی صورت میں ہو یا سردار حفیظ کی لیکن اس علاقے کو یہ چیزیں ضرور ملیں گی شکر یہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مسٹر حفیظ لونی صاحب کے ممبر بننے اور یہاں حلف و فاداری کے بعد مجھے بولنے کا موقع دیا کہ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ ممبر بنے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اسمبلی کے ایک ممبر کی حیثیت سے جمہوری انداز میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے اور جہاں تک انتخابات کا مسئلہ ہے اس میں جناب والا گورنمنٹ پارٹی مخلوط گورنمنٹ کی دونوں پارٹیوں نے اپنے تمام وہ حکومتی اثرات استعمال کئے جو انہیں استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا اور جو الیکشن میں un due includes برابری اور کرپشن میں آتے ہیں حکومتی اختیارات کا ناجائز استعمال اور منسٹر صاحب نے کہا کہ انہوں نے اعلان کیا ہم خوش ہوتے ہیں اگر آپ اس سے پہلے اعلان کرتے یعنی جب آپ کے پاس بجٹ تھا اگر اسکول اس حلقے کی ضرورت تھی تو اس کا اعلان آپ کو پہلے کرنا چاہئے تھا وہاں ان کی ضرورت یا تھی اگر وہاں سرورز کی ضرورت تھی آپ کو بحیثیت منسٹر کے ان کو دینے چاہئے لیکن جب آپ الیکشن میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے کہا کہ مجھے پچاس سرورز دینی ہیں چونکہ ہم لوگ غریب ہیں اور ان معاملات میں کورٹ میں نہیں جاسکتے ورنہ یہ تو کورٹ کا کیس ہے یہ کرپشن کا کیس ہے بالکل گورنمنٹ کے جو ممبران تھے انہوں نے اپنے تمام اثرات استعمال کئے۔ بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہم نے اس صوبے کو جمہوری انداز میں چلانا ہے تو انتخابات کو جمہوری انداز میں ہونا چاہئے مہربانی۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (وزیر): شکریہ جناب اسپیکر میں سردار عبدالحفیظ لونی صاحب کو اور ساتھ ساتھ.....

جناب اسپیکر: اپنے آپ کو بھی.....

مولانا عبدالواسع (وزیر): اپنے آپ کو نہیں ہمارے اپنے چیف فیسر کو کہ وہ یہاں چیف فیسر ہوتے ہوئے وہاں اس حالات میں نہ انہوں نے کوئی مداخلت کی اور نہ وہاں الیکشن میں اثر و رسوخ استعمال کیا اور جہاں تک جو ہمارے اور مسلم لیگ کے ساتھ جو مقابلہ ہوا تھا تو میرے خیال میں بہت جمہوری انداز سے مقابلہ ختم کیا اور دونوں طرف سے دوستوں نے بہت جمہوری انداز سے الیکشن مہم چلائی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اس صوبے میں اسی طرح الیکشن بھی ایک دوسرے کے ساتھ کرتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی مہربانی جی، جی جناب ڈاکٹر تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند صاحب: میں اپنی اور پارٹی کی جانب سے سردار عبدالحفیظ لونی صاحب کو الیکشن جیتنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ حفیظ لونی کی کامیابی غریب عوام کی کامیابی ہو یا نہ ہو مولانا امیر زمان کی کامیابی ہم ضرور کہیں گے اور یہ بھی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سردار حفیظ لونی کی دیرینہ خواہش بھی پوری کرے شکریہ۔

جناب اسپیکر: آمین شکریہ جی، جی جناب میر صاحب۔

میر محمد علی نوتیزکی: جناب اسپیکر میں اپنے اور اپنی پارٹی کی طرف سے سردار حفیظ لونی کو الیکشن جیتنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ویسے ان کا حق تھا پہلے بھی جیتتے تھے ابھی بھی ان کا حق ہے اس لئے حق ان کو مل گیا ہمیں بہت خوشی ہے اور اپنی طرف سے ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ تو بھول چکے ہیں چلیئے جی، جی سردار ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہم بھی کچھ بولیں کچھ کرامات جو انہوں نے دکھائی ہیں اس لئے ہم کچھ کہیں گے جناب اسپیکر سب سے پہلے تو ہم سردار حفیظ اور عمرانی صاحب کو بھی مبارکباد پیش

کرتے ہیں۔ فتح عمرانی صاحب کیونکہ وہ بھی آج تشریف رکھتے ہیں۔ جناب والا! اس ملک میں اس صوبے میں جیسے رحیم صاحب نے فرمایا کہ الیکشن تھا لیکن اس میں گورنمنٹ کی مداخلت تھی ایک صاف الیکشن نہیں ہوا ہے جناب والا اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں ہمارے آدمیوں نے دیکھا وہاں پر ٹھپے لگائے جا رہے ہیں۔ اور یہ کاپی ہم لوگوں نے اگلے گھر سے برآمد کی ہے جناب والا یہ کیسا الیکشن ہوا ہے یہ دیکھیں گھروں سے جو ٹھپے لگائے جا رہے تھے یہ وہاں ہمارے آدمیوں نے نکالے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ ووٹ کی پرچی ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جی ووٹ کی پرچی ہے کافی استعمال ہو چکا تھا دوسرے پکڑے گئے یہ جناب والا آپ خود اس کو ملاحظہ کریں اس کو الیکشن کہتے ہیں گورنمنٹ ایسا الیکشن کر رہی ہے یہ جناب والا ان کی الیکشن اور یہ گورنمنٹ کی جو انہوں نے.....

مولانا عبدالواسع (وزیر): آپ کے آدمی الیکشن میں تھے یہ آپ لوگوں کی تو پرانی عادت ہے شاید آپ کو یاد نہیں ہوگا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا صحیح ہے اس پر ووٹ استعمال ہو چکا ہے اس ووٹ کو نکال کے چیک کیا جائے کہ ووٹ کس کے حق میں ڈالا گیا ہے۔ جناب والا! یہ اس صوبے کے الیکشن ہیں اگر گورنمنٹ اس طرح کرتی ہے جناب والا یہ تو ہزاروں کاپیاں اس طرح ہو چکا ہے یہ پوری کاپی استعمال ہو چکی تھی اگر آپ کورٹ میں جائیں تو آپ اس کو چیک کریں۔

میر عبد الکریم خان نوشیروانی (وزیر): point of order جناب اسپیکر بھائی گورنمنٹ کو سلام کرو یہی تو گورنمنٹ ہے۔

مولانا نصیب اللہ: point of order جناب اسپیکر صاحب کے پریذائیڈنگ آفیسران کے اپنے آدمی ہیں تو بھی اعتماد نہیں ہے اگر ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ان دونوں کو آپ نکال کے دیکھئے کہ کس کے حق میں استعمال ہو چکے ہیں۔ یہ تو ایک کاپی ہے جناب والا ایسے ہزاروں کاپیاں استعمال ہوئی ہیں۔ جناب والا! اس

طرح تو ایکشن نہیں ہوتے سراسر اس کو ریکارڈ کا حصہ بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: اگر آپ کو اعتراض ہے تو آپ عدالت میں جائیں۔ جی جعفر خان مندوخیل۔
شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب یہ واقعی نئی بات ہے میں حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ نئی بات ہے اگر مجھے علم ہوتا تو میں اس کی خود مخالفت کرتا یہ بہت افسوس ناک بات ہے۔ اس کی ہم انشاء اللہ انکوآری کرائیں گے کہ ہیلٹ پیپر یا دوسری کاپیاں اسمبلی میں دیجا رہی ہیں اور ہم اس پر خاموش ہیں ہم اس کی انکوآری کرائیں گے اگر یہ ثابت ہوا تو پھر دوبارہ شاید ایکشن کرانا پڑے۔

جناب اسپیکر: ہم نے یہ ریکارڈ میں رکھ لیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ اصل آپ ہمیں دیکھنے اور فوٹو اسٹینٹ آپ اپنے پاس رکھیں۔
جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہم نے رکھ لیا ہے۔ مولانا امیر زمان صاحب آپ کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔
مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر): جناب اسپیکر صاحب میں سردار حفیظ لونی صاحب کو اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بہت مشکل دور سے گزرتے ہوئے انہوں نے دوبارہ ایکشن جیت لیا اور میں امید رکھتا ہوں جیسا کہ ساتھیوں نے کہا تھا کہ ہم جمہوری انداز میں اسمبلی کو چلائیں گے ساتھ میں اگر آپ اجازت دیں تو وضاحت بھی کر دوں گا۔ ایک وضاحت تو کھیترا صاحب نے کی کہ ہم نے وہاں وعدہ کیا تھا تو ہم اس وعدے پر قائم ہیں میں سمجھتا ہوں جن چیزوں کا انہوں نے وعدہ کیا ہے وہ وعدے کی چیز نہیں ہے وہ اس حلقے کا حصہ ہیں جبکہ صوبائی حکومت نے باقاعدہ طور پر جو ہر حلقے کا حصہ بنتا ہے وہ دیا ہوا ہے اس کا تو پہلے سے تعین ہو چکا ہے چاہے اس حلقے کا ایم۔ پی۔ اے ہو یا نہ ہو وہ حفیظ لونی طاہر لونی صاحب کی شکل میں یا میری شکل میں ایم پی اے ہو جس شکل میں ہو وہ اسی حلقے کا حصہ ہیں اور وہ اسی کو ملے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کھیترا صاحب نے اس بنیاد پر کیا ہے۔ اس حلقے کے عوام پر کوئی احسان ہے یا اضافی چیز ہے یہ کوئی احسان اور اضافی چیز نہیں ہے وہ اسی کو ملے گا جیسے جناب اسپیکر آپ اور باقی سارے ساتھی نمائندے ہیں سب کو پتہ ہے کہ ہر حلقے کا اپنا حصہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کھیترا صاحب اس حلقے کے

ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں تو اپنے حصے سے ہٹ کر وہ یہ احسان ان کے ساتھ کریں تو ٹھیک ہے انہوں نے ایم۔ این۔ اے اور ایم۔ پی۔ اے کا کیا تھا۔ ایم۔ این۔ اے کی اپنی حیثیت ہے ایم پی اے کی اپنی حیثیت ہے ایم این اے کے حوالے سے جو حلقے کی خدمت ہوگی وہ ایم این اے کے حوالے سے ہوگی اور ایم پی اے کے حوالے سے جو ہوگی وہ ایم پی اے کے حوالے سے ہوگی تو جہاں تک صوبائی حکومت کے حوالے سے حلقے کی خدمت ہے وہ ایم پی اے کے حوالے سے ہوگی ہم حکومت میں colleague ہیں شریک ہیں تو میں سمجھتا ہوں ایک دوسرے کے کولیگ ہوتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح چلیں جیسا کہ جمہوری روایات ہیں۔ اور جہاں تک سردار صاحب نے ایک پوائنٹ آؤٹ کیا اور بیلٹ پیپر انہوں نے دکھائے یہ وہاں پر ایک آدمی جس کا نام میں بھول گیا راتوں رات تبدیل کیا گیا پریز انڈنگ آفیسر تبدیل ہوئے ہیں یہ اسی کی پیداوار ہے پہلے ایک کے ساتھ تھے بیلٹ پیپر پھر رات کو دوسرے کے حوالے کئے گئے اس نے نکال کر یہ لوگوں کو دیئے ہیں کہ یہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کہ میں پریز انڈنگ آفسر تھا اور مجھے تبدیل کر کے دوسرے کو لایا گیا اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ اس طرح ہے اور یہ افسوس کی بات ہے میں یقیناً جمالی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک جج کی حیثیت سے اس ایکشن میں مداخلت نہیں کی لیکن اس بنیاد پر میں کچھ ساتھیوں کا مشکور نہیں ہوں کہ کھلاک کے لوگ وہاں پر آ کر ووٹ ڈال رہے تھے جمہوری انداز میں اگر حق ہے تو حلقہ پی بی دس کا حق بنتا ہے کہ وہاں پر وہاں کے لوگ ووٹ ڈالیں تو چاہے کھلاک کے لوگوں کو کم از کم وہاں نہیں دینا چاہیے حق نہیں بنتا ہے ہمارے ہاں روایت ہے پشتو میں کہتے ہیں کہ فلائے دخدائے اوجھشی کہ ایمان کئے زہر اودہ۔ کہ فلاں کو خدا معاف کرے اگر اس کے ایمان میں روشنی تھی تو وہ سنیں گے کہ کیا ہے تو ان حضرات کو پتہ ہوگا کہ اب وہ تیسرے نمبر پر بھی نہیں ہیں اب جو تھے نمبر پر نہیں ہیں لیکن اتنی زحمت کر کے کھلاک کے لوگ لائے گاڑی نمبر میرے پاس ہے لوگوں کے نام میرے پاس ہیں لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ کھلاک کے یا کوئٹہ کے لوگوں کی کیا دلچسپی تھی اس طرح کے حالات پیدا کئے اب وہاں پر کسی کے ساتھ تو تو، میں میں، بھی ہوئی ہے کچھ لوگ زخمی ہو گئے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ کس کی

پیداوار ہے وہ نہ چاہتے ہوئے یہ لوگوں کو اس طرف دھکیل رہے تھے کہ درمیان میں کوئی خون خرابہ پیدا ہو اور کوئی ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ کوئی کولیگ کل اس طرح نہ رہے جیسے پہلے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دیدہ دانستہ کچھ لوگ تھے جنہوں نے وہاں اس طرح کے حالات پیدا کئے مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اور میں توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ کم از کم ایکشن میں یہ نہ ہو ایکشن ہر ایک کا جمہوری حق ہے عورت بھی لڑ سکتی ہے مرد بھی لڑ سکتے ہیں ہر پارٹی والے لڑ سکتے ہیں اور عوام کو اپنا اختیار ہے وہ جس کو ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ووٹ دیں تو میں سمجھتا ہوں اور اس ایوان کے توسط سے میں اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ کم از کم اس طرح کے حالات نہ ہوں کچھ ساتھیوں نے کہا تھا کہ ری پولنگ ہونی چاہئے یا ری ایکشن re-election ہونا چاہئے ہم ۸۸ء سے ری ایکشن کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: عرض ہے کہ اگر کوئی شکایت ہے اگر کوئی بے قاعدگیاں ہیں کوئی اور چیز ہے یا قانون شکنی ہوئی ہے اس کیلئے دوسرا فورم ہے اب تو آپ صرف مبارکباد نئے ممبر کو دے رہے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سنیئر منسٹر): جناب میں سردار حفیظ لوئی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ اپنے کولیگ تمام ساتھیوں کو ان کو بھی جنہوں نے یہاں آ کر ووٹ ڈالے اور ساتھ فتح علی عمرانی کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں کہ کچھ عرصے کے بعد وہ آج اسمبلی میں تشریف فرما ہیں یہ خوشی کی بات ہے اور اچھی بات ہے ہمارے کولیگ ہیں ساتھی ہیں اچھی بات ہے۔

بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر): جناب میں ایک وضاحتی بات کروں گا کہ جو سردار غلام مصطفیٰ خان ترین نے جو یہاں ایک چیز جمع کروائی ہے ایک جمہوری لحاظ سے اس کی بہت بڑی اہمیت ہے اس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ جس آفیسر سے یہ حاصل کی گئی ہے اگر زبردستی حاصل کی گئی ہے تو اس کی رپورٹ ہونی چاہئے اگر اس نے خود دی ہے تو اس کو ریکارڈ میں لایا جائے کہ یہ جہاں سے کاہیاں حاصل کی گئی ہیں یا تو زبردستی حاصل ہوئی ہیں یا اس پریذائیڈنگ آفیسر نے خود دی ہے۔ دونوں صورتوں میں ان کو رپورٹ کرنا چاہئے تھی ورنہ یہ جرم ہے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ خان آپ نے درست فرمایا اس کے لئے تمام کارروائی کے لئے علیحدہ فورم

ہے اور میں سردار حفیظ لونی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔
 سردار عبدالحفیظ خان لونی: جناب اسپیکر میں تمام ہاؤس کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ
 انہوں نے ہمیں ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہونے پر خوش آمدید کہا ہے شکریہ۔ اور مبارکباد دی ہے اس کے
 بعد میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں انشاء اللہ اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے اور جمہوری انداز میں
 جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ساتھیوں کا ساتھ دوں گا اور ہر وقت اپنی پارٹی کے منشور کے
 مطابق اور پارٹی کے اصولوں کے ساتھ کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ نہیں ہونے دوں گا اور پہلے بھی میں
 یہاں پر ممبر رہ چکا ہوں اسی طرح مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: بہت بہت شکریہ۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: اب وقفہ سوالات ہے۔

X سوال نمبر ۴۵۵ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۷۹ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی
 جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟
 (ب) اگر جزی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور
 اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران/اہلکاران کے نام، ولدیت، گریڈ،
 عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون
 و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:

جواب ضمنی ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: اگر سوال نمبر ۴۵۵ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہاں جو تمام جوابات آئے ہیں اور پھر جو ضمیر ہے انہوں نے اس

بانٹ سے اتفاق کیا ہے کہ اس دوران سروس پر پابندی تھی لیکن اس کے باوجود اتنی سروسز۔ ان کا اعلان
ہوا ہے اور انہوں نے لوگوں کو بھرتی کیا ہے یعنی جب پابندی تھی صوبائی گورنمنٹ کی۔ پھر کس اختیار
کے تحت سروس دی گئیں کون سا اختیار ہے پابندی کے باوجود۔

جناب اسپیکر: یہ سوال ہے پابندی کے باوجود بھرتیاں کیوں کی گئیں ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس کیلئے کابینٹ نے relaxation کی تھی۔

جناب اسپیکر: کاپی ان کو دے دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کاپی دے دیں اور پڑھ بھی لیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب یہ نوٹیفکیشن ہے میں پڑھتا ہوں۔

Mr. Jaffar Khan Mandokehel
Minister for Home.
8-2-1999.

BAN Relaxation.

HOME DEPARTMENT.

NOTIFICATION

DATED: 13-2-1997.

The Inspector General, Police, Balochistan.

SUBJECT: BAN ON RECRUITMENT BPS 1 TO BPS 7
IN Police Deptt:

As per revised Cabinet decision the ban on
recruitment is lifted. You are requested to please start
making recruitments against the vacant post of
Constables, technical/Ministerial posts, in the mean while
the Headquarter may please be provided with
informations concerning Selection Board is constituted.

جناب اسپیکر: آپ نے یہ جو پڑھا آپ نے پڑھا ban is lifted کہتے ہیں جب ban

تھا اس وقت بھرتی ہوئی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): the ban is lifted۔

جناب اسپیکر: یہ بین تو آپ نے ختم کر دیا ان کا سوال تھا کہ جب ban lague تھی تو اس وقت۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہ تاریخ بتادیں جو میرے ساتھ لیٹر ہے

۱۳ فروری ۹۷ کو issue کیا گیا۔

جناب اسپیکر: prtial modification ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): modification ہے۔ یہ صرف پولیس کے

لئے ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۱۳ فروری ۹۷ء تو اس وقت انہی فئسٹروں نے اسی تاریخوں کو

حلف اٹھایا تھا اور پابندی جو ۲۳ فروری ۹۷ء سے لے کر ۱۳ اگست ۹۸ء کے دوران بھرتی پر پابندی

تھی ۱۳ فروری اس سے پہلے نکل چکا ہے اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب اسپیکر: میں اس میں عرض کرتا ہوں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے اس دوران جب

پابندی تھی جب بین لٹ کیا گیا تھا یہ وہ چیز بتا رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ ۱۳ فروری ۹۷ء کی بات کر رہے ہیں، میں ۲۳ فروری کی بات

کر رہا ہوں اس وقت یہ پابندی لگ گئی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جو بھرتی پولیس میں کی گئی وہ پابندی کے بعد کی

گئی۔

جناب اسپیکر: وہ تاریخ جو بتا رہے ہیں وہ بتائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہمارا سوال یہ ہے کہ ۲۳ فروری سے پابندی تھی۔ اور آپ

نے اس سے اتفاق کیا اور سب تسلیم کرتے ہیں کہ ۲۳ فروری سے پابندی تھی وہ ۱۳ فروری والی بات

پہلے چلی گئی لیکن ۲۳ فروری کو پابندی تھی اور پھر آپ نے بھرتی کی ہے آپ بتائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے

اور کس اختیار کے تحت کیا ہے۔ ۲۳ فروری سے پھر پابندی لگ گئی۔
 شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): میں آپ کا سوال سمجھ گیا ہوں کہ جس لیٹر کا میں نے حوالہ دیا ہے وہ ۱۳ فروری کا ہے آپ نے ۲۳ فروری کا سوال کیا تو اس وقت کا مجھے اب صحیح پتہ نہیں ہے وہ میں آپ کو بعد میں بتا دوں گا اور جو پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں وہ بتا سکتا ہوں کہ کیبنٹ کے فیصلے کے مطابق جو ban پولیس سے بنایا گیا ہے وہ اس کے مطابق ہوئے ہیں۔ اور لیویز میں جو کچھ ہوئی وہ اس طرح ہوئی ہیں کہ جیسے والد مر جاتا ہے بیٹا اس کی جگہ پر لگ جاتا ہے وہ اس پابندی کی زد میں نہیں آتے۔ فیڈرل لیویز ہوتا ہے وہ ہمارے صوبائی اختیار میں نہیں آتا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔
 عبد الرحیم خان مندوخیل: پولیس کا تو یہ ہوا کہ اس کے بعد انہوں نے پھر واضح بتانا ہے اور وہ کیسے ہوا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ٹھیک ہے۔
 عبد الرحیم خان مندوخیل: اور میں یہ ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ آپ جو فرما رہے ہیں کہ لیویز کے بارے میں مکران ڈویژن میں لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے اور پھر قلت ڈویژن میں بغیر کسی اتھارٹی کے جو بین لفٹ کر سکتی ہے۔ Relaxation لیویز کے بارے میں جو مکران اور قلت ڈویژن کے ہوئے ہیں کس اختیار کے تحت یہ آپ نے بھرتی کی ہے۔

جناب اسپیکر: Mr. Speaker as for as the ban was lifted both livies and police.

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں بین لگا ہوا تھا اس کے بعد جو سروس انہوں نے دی ہیں۔
 شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): میں رحیم صاحب آپ کا سوال سمجھ گیا ہوں اس کے متعلق مجھے ہوم سیکریٹری نے بتایا ہے کہ جب ban لگا تھا اس میں پولیس کو مستثنیٰ قرار دیا تھا یہ وہ

پہلے کا ہے اور اس کے بعد کوئی ڈیٹیل آپ کو درکار ہوئی وہ دے دیں گے جو پولیس کے لئے تھا جیسا کہ میں نے اس کے متعلق کہا کہ میں اس کی Detail آپ کو دوں گا اس میں یہ ہے کہ پولیس اس سے مستثنیٰ تھی اور جو لیویز کا ہے اس میں واقعی کچھ خلاف ورزیاں ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۵۹۔ سردار محمد اختر مینگل کا ہے کوئی سپاہینری ہے۔
 سردار عبدالرحمان کھسیران (وزیر): جناب اسکے متعلق میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے جو سردار محمد اختر مینگل کی اور بارکھان کے ایف آئی آر مانگ رہا ہے بیٹھے بٹھائے ان کو بارکھان کے عوام سے زیادہ دلچسپی ہوگئی ہے جو یہ ایف آئی آر مانگ رہے ہیں میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں۔
 جناب اسپیکر: کسی نے ضمنی سوال نہیں کیا یہ سوال نہیں بنتا ہے میں اسکی اجازت نہیں دیتا ہوں۔
 عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال سیدھا سادھا ہوتا ہے اگر ممبر صاحب خود ہوتے تو بہتر ہوتا ایسے ہی کسی ضمنی سوال وہ کر سکتے ہیں آپ اس سوال کو ڈیفرف کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ سوال پوچھا گیا ہے ڈیفرف نہیں ہوتا ہے۔ میں بالکل نہیں کروں گا It is the responsibility of the member that he should be present in the house. یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب جواب نہیں آتا حکومت رکویسٹ کرتی ہے ممبر تیار نہیں ہوتا رکویسٹ کرتا ہے حکومت تسلیم کرتی تو پھر ہوتا ہے۔ ایسی پوسٹ ہیں کونسل ڈویژن میں قلات ڈویژن میں آداران لسمبیا، خضدار اس کے بارے میں کینٹ نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ ایسے جو قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ لگایا تھا یا بین ہونے کے بعد یا اشتہار نہیں دیا گیا تھا ان کو ہم نے کینسل کر دیا ہے اور اس کے notices ہم نے سب کو بھجوا دیئے ہیں اس میں بین والا آجاتا ہے اور جو پولیس میں مشتہر نہیں کیا جاتا وہ ہے تو ہوم ڈیپارٹمنٹ اور تمام محکمے اس میں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی آپ کیا طریقہ اختیار کریں گے۔
 شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس کو کینسل کر دیا ہے اس کو دوبارہ ایڈورٹائز کریں گے اور ان لوگوں کو بھی چانس دیں گے جو اس میں پہلے تھے دوبارہ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے اس

کی بھرتی ہوگی۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ ٹھیک ہے۔

X سوال نمبر ۴۸۵ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات / اداروں

سے تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش

کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران اپنی سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ تفصیل

دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X ۵۳۹۔ سردار محمد اختر مینگل (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل):

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

جنوری ۱۹۹۶ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران ضلع بارکھان میں کل کس قدر ایف آئی آر درج

کی جا چکی ہیں۔ نیز ان ایف آئی آر میں نامزد ملزموں کے نام مع ولدیت، پتہ جات، نوعیت جرم اور

ان کے خلاف اب تک کی گئی کارروائی کی تفصیل دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر داخلہ:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X ۵۵۹۔ سردار محمد اختر مینگل (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل):

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

دسمبر ۱۹۹۷ء سے تاحال تحصیل ڈکی میں کل کتنی (F.I.R) درج ہوئی ہیں۔ نیز ملزمان کے

۵۔ مسٹر عبدالعلیم ولد امیر محمد چوکیدار (بی۔ ا۔) کونڈہ قاضی عبدالباسط ڈی ایف

اووالٹڈ لائف کونڈہ

۶۔ مسٹر عبدالرزاق ولد عبدالغفور چوکیدار (بی۔ ا۔) گوادر مسٹر منظور احمد ناظم اعلیٰ

جنگلات بلوچستان

X سوال نمبر ۶۷۷ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/ اداروں

سے تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ، اور ضلع رہائش

کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران اپنی سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ تفصیل

دی جائے۔

مولانا عبدالواسع وزیر جنگلات:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا سبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X سوال نمبر ۵۷۵ میر محمد اسلم چکی:

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) نیشنل پارک درون اور ہینگول کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں کل کس قدر رقم

مختص کی گئی ہے۔ نیز ان پارکوں کے فروغ کے لئے اب تک حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ب) کیا مذکورہ پارکوں کے لئے کوئی عملہ تعینات کیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تمام

تعینات شدہ افراد کی تفصیل دی جائے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

مولانا عبدالواسع وزیر جنگلات:

(الف) ۱۔ حکومت بلوچستان نے صرف ہینگول نیشنل پارک ترقیاتی منصوبے کے لئے رواں مالی

سال ۹۹-۱۹۹۸ء میں ۳۶ لاکھ ۶۰ ہزار (۳۶،۶۰،۰۰۰) روپے مختص کئے ہیں۔ اس کے لئے مجوزہ

منصوبہ وفاقی حکومت کی منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۲۔ حکومت بلوچستان بینکول ٹیچنل پارک کی بہتری کے لئے جیف (GEF) کے تعاون

سے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس کی کل لاگت ۱۷ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے ہے۔ اس لاگت میں رواں

مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء میں حکومت بلوچستان کا حصہ ۳۶ لاکھ ۶۰ ہزار روپے ہے۔ اور جیف (GEF)

کا حصہ ۳ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے (۳،۴۵،۰۰،۰۰۰) ہے۔ حکومت بلوچستان اور جیف (GEF) نے اس

منصوبے کی منظور دے دی ہے۔ لیکن تاحال وفاقی حکومت کی منظوری کے انتظار میں ہیں۔ منظوری اور

فنانس کی دستیابی کے بعد اس منصوبے پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں۔ ان پارکوں کی دیکھ بھال اور ترقی کے لئے مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔

نمبر شمار	نام مع ولدیت	عہدہ	جائے تعیناتی
-----------	--------------	------	--------------

۱۔	محمد رفیق ولد حاجی عبدالحمید	اسسٹنٹ کنزرویٹو شکاریات	بینکول۔ درون۔ اوتھل
----	------------------------------	-------------------------	---------------------

۲۔	جگہ خالی ہے	سب ڈویژنل آفیسر شکاریات	درون
----	-------------	-------------------------	------

۳۔	عمر محمد ولد کریم	ڈپٹی ریجنل شکاریات	"
----	-------------------	--------------------	---

۴۔	عبدالغنی ولد عمر	گیم واچر	"
----	------------------	----------	---

۵۔	سکول ولد شیرو	"	"
----	---------------	---	---

۶۔	عبدالغفور ولد دین محمد	"	"
----	------------------------	---	---

۷۔	سومر ولد مگنو	"	"
----	---------------	---	---

۸۔	دوستو ولد پیر محمد	"	"
----	--------------------	---	---

۹۔	سفر ولد بارون	"	"
----	---------------	---	---

۱۰۔	عبدالعزیز ولد محمد رمضان	سینئر کلرک	بینکول
-----	--------------------------	------------	--------

نمبر شمار نام مع ولدیت راجہ گلپوش پورہ عہدہ جائے تعیناتی

- ۱۱۔ نذیر احمد ولد بلوچ خان نائب قاصد
- ۱۲۔ گلو ولد مراد چوکیدار
- ۱۳۔ عبدالرحمن ولد سومر ڈپٹی ریجنل شکاریات
- ۱۴۔ محمد حمزہ ولد اللہ دینہ ڈرائیور
- ۱۵۔ سفر ولد جمعہ گیم واچ
- ۱۶۔ نیکو ولد شاہی گیم واچ
- ۱۷۔ عبدالحمید ولد محمد رمضان
- ۱۸۔ علی محمد ولد گل محمد
- ۱۹۔ محمد کریم ولد ملا احمد
- ۲۰۔ محمد شریف ولد حاجی ہارون محمد
- ۲۱۔ آدم ولد نیکو
- ۲۲۔ بہاول ولد قادو
- ۲۳۔ یار محمد ولد انگارو
- ۲۴۔ محمد عمر ولد غازی
- ۲۵۔ محمد قاسم ولد سبزل
- ۲۶۔ شفیع محمد ولد محمد اسماعیل
- ۲۷۔ دارو ولد حمزہ

X ۵۷۶۔ میر محمد اسلم چکی (بتوسط تارا چند):

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع آواران میں متعین ریجنل ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر، گیم واچ، فارسٹ گارڈ اور دیگر عملہ

کی کل علیحدہ علیحدہ تعداد بعد نام، ولدیت، جائے رہائش و جائے تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع آواران میں کوئی ڈسٹرکٹ فارسٹ تعینات نہیں کیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔ نیز جواب نفی میں ہونے کی صورت میں آفیسر مذکور کا نام

و دیگر کوائف کی تفصیل دی جائے۔

مولانا عبد الواسع وزیر جنگلات:

(الف) ضلع آواران میں اس وقت ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر اور ریجنل آفیسر کی کوئی آسامی نہیں ہے۔

دیگر عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام بعد ولدیت عہدہ جائے تعیناتی

۱۔ جگہ خالی ہے سب ڈویژنل آفیسر شکاریات درون

۲۔ پیر محمد ولد محمد کریم ڈپٹی ریجنل شکاریات

۳۔ عبدالغنی ولد عمر گیم واچر

۴۔ سکو ولد شیرو

۵۔ عبدالغفور ولد دین محمد

۶۔ سومر ولد گنگو

۷۔ دوستو ولد پیر محمد

۸۔ سفر ولد ہارون

۹۔ ناکام ولد روزی خان

۱۰۔ ولو ولد حسن

۱۱۔ یار محمد ولد فقیر محمد

۱۲۔ وجداد ولد عیسیٰ

۱۳۔ غلام رسول ولد حسن

نمبر شمار نام بعد ولدیت عہدہ جائے تعیناتی

۱۳۔ داد رحمان ولد عمر

۱۵۔ قادر بخش ولد مولا بخش

(ب) جی ہاں! مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ضلع آواران میں ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر کی کوئی آسامی منظور نہیں کی گئی ہے۔

X سوال نمبر ۵۸۴ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے جنگلات اگانے کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں ایک خلیہ رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس رقم کو صوبہ کے کن کن علاقوں میں خرچ کیا جائے گا اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔

(ب) صوبہ کے جنگلات کی مناسب دیکھ بھال اور درختوں کی کٹاؤ سے تحفظ کے لئے صوبائی حکومت نے خاص طور پر سرد علاقوں میں کیا اقدامات کئے ہیں تفصیل دی جائے۔
مولانا عبد الواسع وزیر جنگلات:

محکمہ جنگلات بلوچستان کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء میں کل ۲۵ لاکھ ۶۷ ہزار روپے (۲۵,۶۷,۰۰۰) نئے جنگلات اگانے (شجر کاری) کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم کو صوبہ کے تمام ۱۲۶ اضلاع میں شجر کاری کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ موسمی حالات سازگار ہونے کی صورت میں ان کے نتائج بہت حوصلہ افزاء برآمد ہوں گے۔

(ب) جنگلات کے تحفظ کے لئے محکمہ جنگلات نے ہر علاقہ میں مقامی لوگوں کو قومی حقوق کی بنیاد پر ان جنگلات کے تحفظ کے لئے فارسٹ گارڈ تعینات کر رکھا ہے۔ جو کہ ان جنگلات میں گشت کرتے ہیں اور نقصانات کی صورت میں باقاعدہ رپورٹ کرتے ہیں جن کی بنیاد پر چالان مرتب کر کے متعلقہ عدالتوں کو برائے ضروری کارروائی بھجوا یا جاتا ہے۔ سرد علاقوں میں جہاں پر جو پھر کے قیمتی جنگلات

پائے جاتے ہیں ان کی نگرانی پر بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور لکڑی کی نکاسی کے راستوں پر باقاعدہ چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں۔ جن پر جنگلات کا عملہ تعینات ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان جنگلات کے تحفظ کے لئے متعلقہ قوانین میں ترامیم کی گئی ہیں جن کے تحت زیادہ سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

X سوال نمبر ۵۶۳ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت کوئٹہ شہر میں دھواں دینے والی گاڑیوں نے فضا کو کثافت زدہ کر دیا ہے۔

(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو دھواں دینے والی گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ کون چیک کرتا ہے۔ نیز کیا ٹریفک پولیس کے تعاون سے ماحولیاتی آلودگی پر قابو کا پلان حکومت کے زیر غور ہے تاکہ کوئٹہ کے شہری صاف فضا میں سانس لے سکیں۔

وزیر ماحولیات:

(الف) درست ہے۔

(ب) موجودہ ٹریفک قوانین کے مطابق گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ موٹر ویکل ایگزامینر دیتا ہے ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے مختلف پراجیکٹس حکومت کے زیر غور ہیں۔

(i) رکشوں کو کپریٹڈ اینجن پر منتقل کرنا۔

(ii) موٹر ویکلوٹیشننگ اسٹیشن کا قیام۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۶۳ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ ڈاکٹر تارا چند: رکشوں کے متعلق جو لکھا ہوا ہے وہ مجھے وزیر صاحب پڑھ کر سنا دیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے یہ کلیئر کیا جائے۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو انگریزی میں لکھا ہوا ہے وہ compressed ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: مجھے مولانا صاحب بتائیں۔

مولانا عبدالواسع (وزیر): یہ آپ پڑھ لیں ہم رکشوں میں گیس بھر دیں گے یہ کپریسڈ گیس سے چلے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب یہ انگریزی کا لفظ ہے یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم انگریزی سیکھیں لیکن مولانا صاحب اپنی وزارت صحیح چلائیں اور یہ ضروری نہیں کہ وہ انگریزی سیکھیں اگر الفاظ نہیں آتا تو کسی قسم کی یہ بڑی بات نہیں ہے یہ کپریسڈ ہی یہ ہماری زبانیں ہیں اپنی زبان میں تقریر کریں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب یہ اردو میں لکھا ہے وہ اس کو بتائیں۔ تمنا وہ لے رہے ہیں اور جواب آپ دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگر جواب آپ نہیں پڑھ سکتے تو پڑھ لیں۔ (باہم گفتگو)

X سوال نمبر ۴۹۶ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران اہلکاران کے نام عہدہ گریڈ مقام تبادلہ و مقام اسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان سے تبادلہ شدہ آفیسران اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام، تبادلہ، مقام تعیناتی اور ضلع رہائش اور تبادلہ شدہ آفیسران اہلکاران کے سابقہ آسامیوں پر تعیناتی کی تفصیل منسلک ہذا ہے۔

تفصیل تبادلہ شدہ آفیسران اہلکاران محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان ۱۳ اگست تاحال درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	مقام تبادلہ	عرصہ تعیناتی
۱-	محمد انور	E.T.O	بی۔K	او۔ ایس۔ ڈی	۲۹_۸_۹۷۴۱۸_۱_۹۷
۲-	غفار علی شاہ	"	"	ڈیرہ اللہ یار	۲۹_۸_۹۷۴۱۱_۸_۹۶
۳-	ظہور احمد مینگل	"	"	لورالائی	۲۹_۸_۹۷۴۲۳_۵_۹۶
۴-	وکٹر جارج	"	"	حب	۲۹_۸_۹۷۴۱۰۱۰_۹۵
۵-	نذیر احمد بلوچ	"	بی۔۱۷	ETO-IV کونسل	۲۹_۸_۹۷۴۲۳_۳_۹۶
۶-	خان محمد	ای ٹی او	"	"	۲۹_۸_۹۷۴۱۳_۱۰_۹۶
۷-	عبدالواحد	"	"	نوشکی	۲۹_۸_۹۷۴۲۳_۹_۹۶
۸-	عظمت اللہ خان	"	"	او۔ ایس۔ ڈی	۲۹_۸_۹۷۴۵۵_۵_۹۷
۹-	اصغر علی	"	"	ETO-IV کونسل	۲۹_۸_۹۷۴۱۶_۱_۹۶
۱۰-	وحید جان	"	"	لورالائی	۳_۹_۹۷۴۱۶_۲_۹۷
۱۱-	محمد ایوب جمالی	انسپکٹر	بی۔۱۳	لورالائی	۳_۹_۹۷۴۱۶_۲_۹۷
۱۲-	شہزاد احمد	"	"	مستونگ	۳_۹_۹۷۴۲۳_۹_۹۵
۱۳-	حبیب الرحمن	"	"	"	۱۶_۲_۹۷۴۲۳_۹_۹۷
۱۴-	میر احمد	"	"	ڈیرہ اللہ یار	۱۵_۶_۹۸۴۱۳_۵_۹۷
۱۵-	محمد اسلام	انسپکٹر	بی۔۱۳	تربت	۶_۱۰_۹۸۴۲۹_۱۱_۹۲
۱۶-	عبدالقیوم	"	"	حب	۶_۱۰_۹۸۴۲۹_۵_۹۷
۱۷-	سہیل حسن کاسی	"	"	خضدار	۲۵_۲_۹۸۴۱۱_۸_۹۷
۱۸-	محمد خان	سب انسپکٹر	بی۔۱۱	مستونگ	۱۳_۹_۹۸۴۲۵_۱۲_۹۶
۱۹-	محمد حسین	"	"	پشین	۱۳_۹_۹۸۴۲۲_۷_۹۷
۲۰-	عمر خان ناصر	"	"	لورالائی	"

۸-۱۲-۹۷	۲۰-۲-۹۷	پشین	"	"	جانان خان	۲۱
۸-۱۲-۹۷	۵-۱۲-۹۶	کونڈہ	"	"	محمد اکرم	۲۲
۳-۱-۹۸	۱۶-۱۲-۹۱	ہنجگور	"	"	منجول احمد	۲۳
۳-۱-۹۸	۷-۸-۹۶	حب	"	"	نصیر احمد	۲۴
۴-۳-۹۸	۲۵-۷-۹۷	ڈیرہ اللہ یار	"	"	نور احمد	۲۵
۴-۳-۹۸	۱۲-۱-۹۷	کونڈہ	"	"	نصیب اللہ	۲۶
۲۵-۳-۹۸	۱۸-۱۰-۹۳	حب	"	"	سلیم اللہ	۲۷
۲۵-۳-۹۸	۱۲-۳-۹۰	ڈیرہ اللہ یار	"	"	محمد اسماعیل	۲۸
۷-۱۰-۹۸	۵-۵-۹۳	گودار	"	"	محمد اقبال	۲۹
۷-۱۰-۹۸	۵-۵-۹۳	تربت	"	"	یار محمد	۳۰

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۹۶ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے، کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو او۔ ایس۔ ڈی

رکھے ہیں او۔ ایس۔ ڈی لوگوں کو بنایا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب آپ نے ہم سے یہاں سوال یہ کیا تھا کہ

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن جو بلوچستان میں ہے تبادلہ اگست ۹۷ء سے

اس وقت تو ایکشن ہی نہیں ہوا تھا ایکشن ہوا تھا یہ اکتوبر میں ہوا تھا یہ ہم سے پہلے کی حکومت نے جو کیا تھا

اس کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں میرے دوران میں کوئی او۔ ایس۔ ڈی نہیں ہے کہ ہم آپ کو بتادیں۔

جناب اسپیکر: سوال تو آنے دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے ایک شخص کو او۔ ایس۔ ڈی

بنایا ہے ۹۷-۷-۱۹ سے ۹۸-۲-۲۸ تک یہ ہے کہ چھ مہینے اس کے بعد ازاں بارہ مہینے یا اس سے

زیادہ اگر اس پر کوئی الزام ہے کیا کوئی آپ نے انکو آری کی چارج شیٹ دیا کیا بات تھی کیوں او ایس

ڈی بنایا ہے اسی طرح دوسرے بھی ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب مجھے صرف مجھے میں آئے ہوئے ۴ مہینے ہوئے ہیں وہ ۱۲ مہینے کے سوالات کر رہا ہے میں ۵ مہینے سے یہاں ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ ایک دن سے بھی ہیں تو آپ ذمہ دار ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب میں پانچ مہینے سے آیا ہوں اگر کوئی ان کو اعتراض ہے میں چیئرمین میں بتا دوں گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ایک تو زیر و آور کی بات۔ دوسری جو پچھلے دن ہماری کارروائی جاری تھی اور ملتوی ہوئی وہ رول ۲۹ کے تحت ابھی اس کو چلانا چاہئے اس قرارداد پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر: وہ پرائیویٹ ممبر ڈے کا تھا وہ پرائیویٹ ممبر کو ہی آئے گا۔ رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔ (رخصت کی درخواستیں)۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): میرا سر اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔

(سیکرٹری اسمبلی): جناب فائق جمالی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔

(سیکرٹری اسمبلی): میر محمد اسلم بلیدی صاحب وزیر زراعت نے اطلاع دی ہے کہ تربت کے دورے پر گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔
(سیکرٹری اسمبلی): میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اس وقت کراچی میں ہیں اس لئے آج کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔
(سیکرٹری اسمبلی): وڈیرہ عبدالخالق صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کونڈہ سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ ۸ فروری سے ۱۲ فروری تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔
(سیکرٹری اسمبلی): میر عبدالغفور صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی کسی سلسلے میں گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔
(سیکرٹری اسمبلی): میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر آج ۸ فروری اور ۱۱ فروری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)۔
جناب اسپیکر: زیر آؤ۔

جناب اسپیکر: چلے جی۔ Mr. Abdul Rahim Khan.

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ایہ جو پچھلا اجلاس تھا بجٹ کا اس میں صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ اور ایم پی اے ہاسٹل ان کے جو یعنی employees تھے یا انفران تھے ان کے لئے سیشنل الاؤنس Sessional Allowance کو ختم کیا گیا انہوں نے کہا کہ بچت کا کوئی پروگرام تھا لیکن بعد میں یہ فیصلہ ہوا کہ سیشنل الاؤنس ان کو دیا جائے۔ اور اب جو ہے ایم پی اے ہاسٹل کا جو اسٹاف ہے ان کو سیشنل الاؤنس نہیں ملا تو ہم یہ request کریں گے گورنمنٹ سے بلکہ

مطالبہ کر چکے کہ یہ انکا حق بنتا ہے آپ سیشن الاؤنس ایم پی اے ہاسٹل کا اسکے اسٹاف کا بحال کریں۔
 جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ اس سلسلے میں جناب عبدالرحیم خان صاحب میں گزارش کروں آپ
 سے میں نے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے اور وزیر مال سے دونوں سے بات کی ہے اور دونوں سے میں
 نے گزارش کی ہے انہوں نے یہ تو کر دیا انہوں نے کہا کہ وہ بھی ہم انشاء اللہ کر دیں گے تاہم میں بطور
 آف دی ہاؤس پی لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ اس کے بارے میں آپ ارشاد فرمائیں۔
 میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر میرا خیال اگر یہی ایک ہی سبجیکٹ
 ہے زیرِ آدر کا تو بتادیں اور ہیں تو پھر اکٹھے جواب دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں تو خیر.....
 قائد ایوان: ویسے اصولاً ابھی ہے تو بہت نامناسب غیر پارلیمنٹری طریقہ لیکن سیشن الاؤنس
 سیشن کے دوران پریشرف آف ورک زیادہ تر اسٹاف کا ہوتا ہے ایم پی اے ہاسٹل سارا سال پریشرف ہوتا
 ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتا وہاں پریشرف نیچر آف ورک کو دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: اس وقت صرف.....
 قائد ایوان: اگر یہ jointly آتا رہا ہے ایک روایت کنوشنل ہے.....

جناب اسپیکر: As I have requested you earlier also دونوں کا چلتا آ رہا
 تھا ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

قائد ایوان: اگر کنوشن اور روایت ہے تو اس کے برعکس بات نہیں ہوگی سیشن الاؤنس کی
 committment ہے پھر انکے سلسلے میں بھی وہی پالیسی ہوگی کوئی تبدیلی نہیں لائیے جناب اسپیکر۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب آپ نے ایسا diloge کہہ دیا۔ آپ ذرا
 exactly یعنی پریشرف ظاہر ہے کہ اسٹاف پہ.....

قائد ایوان: جناب اسپیکر اگر روایت سیشن الاؤنس کی ہے وہ میں نے آپ سے اس لئے کہا بڑا
 نامناسب لگتا ہے اب ذرا وضاحت آپ سے مانگنا بھی بہت.....

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو ٹھیک ہے.....

(قائد ایوان): آپ دیتے رہے ہیں ہر وقت.....

جناب اسپیکر: Thank you ver much ہمارے ساتھ بھی cooperation ہو رہا

ہے۔ cooperation کر رہے ہیں۔

قائد ایوان: میں جناب اسپیکر ان کی مدد آپ کے توسط سے کر لیتا ہوں۔ The Session

Allowance for اس category میں ایم پی اے ہاسٹل کے

بھی آتے ہیں اپنے اہلکار تو وہ بھی شامل ہیں وہ بھی ہم دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: Thank you ہیں شامل۔

قائد ایوان: دیں گے جی۔ دیں گے وہ بالکل Commitment۔ Thank you.

Mr. Speaker Thank you very much next item on the

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر.....

جناب اسپیکر: جی آپ فرمائیں میرے خیال میں شاید آج آپ نہیں بولیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: کچھ تو خواہ تو اہ بولنا پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جناب سردار ترین صاحب؟

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: آج شکر ہے وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو

جناب والا! پچھلے سیشن میں آپ نے ایک قرارداد لایا تھا میونسپل کمیٹی کے حوالے سے کہ اس کو منفقہ کی

بنیاد پر کرایا جائے تو بعد میں یہاں ہمارے ساتھ معاہدہ کیا گیا کہ اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے گی جس

میں انہوں نے کمیٹی بنائی۔ سردار اختر جان نے جس میں مولوی امیر زمان بسم اللہ خان تھے اور احسان

شاہ اور میں تھا۔ کمیٹی نے فیصلہ کر لیا اور وہاں سے پھر انہوں نے ضلع پشین کے میونسپل کمیٹی وہاں سے

ڈی سی نے بھی بھجوادیا اور وہاں سے پشین کے ہار یوں کو بھی انہوں نے بڑھا دیا اور آج اس سے محصول

بھی لیا جا رہا ہے لیکن آج تک اس پر کوئی عمل درآ مد نہیں ہو رہا ہے۔ ہمارے خیال میں ابھی تو سال پورا

ہونے والا ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ ایک وزیر اعلیٰ نے اس پر وہ کیا ہوا ہے منظوری دے چکی ہے..... میرا خیال ہے وزیر اعلیٰ میری بات نہیں سن رہے ہیں۔

قائد ایوان: جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر پر میرا تو ٹھہرنا تو بڑی عجیب بات ہے لیکن بالکل بات سن رہے ہیں وہی میں معلومات لے رہا ہوں مولانا امیر زمان سے مولانا امیر زمان اس کمیٹی کے ممبر تھے۔

جناب اسپیکر: Thank you very much. جی۔

قائد ایوان: ہم اس وقت اس طرف نہیں تھے اس طرف تھے۔ بیچ میں پھر ادھر آ گئے تھے پھر ادھر چلے گئے تھے پھر ادھر آ گئے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ابھی انشاء اللہ آنا جانا ہے آپ پھر اس طرف آئیں گے۔
جناب اسپیکر: چلیں جی۔

قائد ایوان: ادھر مزہ..... حقیقت ہے اسمبلی کا مزہ اس طرف ہوتا ہے لیکن دفتروں کے چکر کا پھر اس طرف مزہ آتا ہے۔

جناب اسپیکر: جہاں ذہنی بوجھ اور ذہنی دباؤ ہوتا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو جناب والا میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا وزیر اعلیٰ سے یہی ہماری request ہے کہ ایک کمیٹی already بنی ہوئی ہے۔ مولوی امیر زمان تھے۔ بسم اللہ خان تھے پشین کا تو ڈی سی نے بھی بھجوا دیا وہاں مینٹنگس ہوئیں سب کچھ ہوا ابھی وزیر اعلیٰ سے ہماری یہ request ہے کہ وہ فوراً اس پر کارروائی کریں اور اس کو منقطع کے لئے اسمبلی کو منظوری دی جائے۔ مہربانی جی۔

جناب اسپیکر: Any other point. Any body? No So

قائد ایوان: جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے.....

جناب اسپیکر: جی؟

قائد ایوان: مولانا امیر زمان اس کمیٹی میں تھے.....

جناب اسپیکر: جی۔

قائد ایوان: جو بھی وہ فلور آف دی ہاؤس پر وضاحت کریں گے stand by that۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے بس وہ کردے وضاحت کر دے۔ جی مولانا صاحب؟

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر..... (اذان..... ایوان میں خاموشی)۔

واقعہ پیشین کے حوالے سے اور کچھ باقی اضلاع کے حوالے سے صوبائی حکومت سے مطالبہ ہوا کہ ہمیں منقطع کے حساب سے چونگی کا حساب یہی کروایا جائے تو پھر اس کے متعلق کمیٹی بنی اور اس میں تقریباً دو تین دن یا چار پانچ چھ دن اس پر غور کیا۔ غور کرنے کے بعد فیصلہ یہ ہوا تھا کہ through out

Balochistan جو بھی ضلع چاہتا ہے اس کو ہم کوئٹہ کا جو نرخ ہے وہ ہم دیدیں گے اور کچھ چیزیں اس طرح تھیں کہ وہ شاید کوئٹہ کی تناسب سے نہیں ہو سکتے تھے ہم نے اس پر فیصلہ یہ کیا تھا کہ متعلقہ ڈی سی اور وہاں جو دکانداروں کی ایسوسی ایشن ہے یا اس کے جو صدر یا جنرل سیکریٹری ہے وہ آپس میں بیٹھ جائیں اور طے کریں تو یہ فیصلہ واقعاً اس طرح ہوا تھا۔ اور وہ فیصلہ تھا thought out

Balochistan کے لئے۔ اور پھر اس میں مجھے یاد پڑتا ہے کہ ژوب والوں نے بھی مطالبہ کیا تھا اور لورالائی والوں اور پیشین خضدار والوں نے اور ایک میرے خیال میں بولان والوں نے بھی کیا تھا

ایسے کچھ اضلاع تھے کہ ان کے مطالبات آگئے وہ سارے کے سارے ہم نے اکٹھا کر دیئے اور کمیٹی نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ کوئٹہ کے جو ریٹ ہیں اس ریٹ کے مطابق بلوچستان میں جو بھی ضلع مطالبہ کرے گا اس کے مطابق ان کو یہ رعایت دی جائے تو آج جمالی صاحب کہتے ہیں کہ میں اس کمیٹی کے فیصلے پر

عملدرآمد کرنا چاہتا ہوں تو انہیں کے توسط سے میں یقین دلاتا ہوں کہ اس پر انشاء اللہ عملدرآمد شروع ہوگا اور جیسے کہ جمالی صاحب نے مجھے کہا ہے انشاء اللہ..... ہماری بھی چاہت ہے کہ اس پر عمل درآمد

ہو چونکہ کمیٹی بن گئی اور اس پر ہم نے محنت کی اور خواری کی اور بہت دن گزار دیئے پھر اس کمیٹی پر عمل درآمد نہیں ہوا چونکہ درمیان میں گورنمنٹ کے حالات تھوڑے سے تبدیل ہو گئے آج میں جمالی

صاحب کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اس پر عمل درآمد ہوگا۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ جی مولانا صاحب۔

مولوی نصیب اللہ (ڈپٹی اسپیکر): وضو وغیرہ کی بھی تیاری کرنی ہے تو کچھ وقفہ کیا جائے نماز کے لئے۔

جناب اسپیکر: بس بالکل ایک منٹ بات ختم ہو جائے ابھی میں عرض کرتا ہوں۔ Next item on the agenda is آئین کے آرٹیکل ۲۳۰ کلاز ۴ کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی فائل رپورٹ جو کہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء کے اسمبلی کے اجلاس میں رکھی گئی تھی کا اردو ترجمہ ایوان میں پیش کریں۔ کون مولانا صاحب پیش کریں گے؟ جی مولانا صاحب پیش کریں۔

مولوی امیر زمان (سنیئر وزیر): جناب اسپیکر میں آئین کے آرٹیکل ۲۳۰ (۴) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی فائل رپورٹ جو مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی گئی تھی کا اردو ترجمہ میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی رکھی گئی ترجمہ پیش ہے۔

(سنیئر وزیر): پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسلامی نظریاتی کونسل کی فائل رپورٹ کا اردو ترجمہ ایوان میں پیش ہوا۔ اب ایوان کی.....

(سنیئر وزیر): جناب اسپیکر گزارش یہ کرنی ہے کہ اس کے لئے پھر آپ سے گزارش ہے جیسا کہ آپ نے اس کے لئے کچھ دن کا تعین کیا تھا کہ اس پر بحث ہو اب یہ گزارش کروں گا کہ کچھ دن رکھ دیں شاید اس اجلاس میں نہیں ہو روز کے مطابق آئندہ اجلاس میں آپ باقاعدہ اس کے لئے چار پانچ دن رکھیں تاکہ اس پر باقاعدہ طور پر بحث ہو جائے۔

جناب اسپیکر: سیکریٹری صاحب نوٹ کر لیجئے گا۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۹۹ء بوقت گیارہ بجے دن تک ملتوی کی جاتی ہے۔ شکریہ

(اجلاس چار بجکر ۳۵ منٹ پر مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۹۹ء صبح ۱۱ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)